Exchange of list of prisoners between India and Pakistan

July 01, 2020

بھارت اور پاکستان کے درمیان قیدیوں کی فہرست کا تبادلہ

01 جولائی، 2020

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان، سفارتی چینلز کے ذریعے ایک ساتھ نئی دہلی اور اسلام آباد میں، شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ کیا گیا۔ یہ 2008 کے معاہدے کی دفعات کے مطابق ہے جس کے تحت ہر سال یکم جنوری اور یکم جولائی کو اس طرح کی فہرستوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔

بھارت نے بھارت کے زیر حراست 265 پاکستان سویلین قیدیوں اور 97 ماہی گیروں کی فہرستیں پاکستان کے حوالے کیں۔ اسی طرح پاکستان نے اپنی تحویل میں 54 سویلین قیدیوں اور 270 ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ کیا، جو ہندوستانی ہیں یا یہ مانا جاتا ہے کہ وہ ہندوستانی ہیں۔

حکومت نے شہری قیدیوں، لاپتہ ہندوستانی دفاعی اہلکاروں اور ماہی گیروں سمیت ان کی کشتیوں کو پاکستان کی تحویل سے جلد رہائی اور وطن واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس تناظر میں پاکستان سے کہا گیا کہ وہ ان 7 ہندوستانی شہری قیدیوں اور 106 ہندوستانی ماہی گیروں کی رہائی اور وطن واپسی میں تیزی لائے جن کی شہریت کی تصدیق ہو چکی ہے اور پاکستان کو آگاہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ ان ہندوستانی ماہی گیروں اور 18 معتقدہ ہندوستانی شہری قیدیوں تک قونصلر رسائی فراہم کرے جو پاکستان کی تحویل میں ہیں۔

حکومت نے پاکستان سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ طبی ماہرین کی ٹیم کے ممبروں کو ویزا کی فراہمی میں تیزی لائے اور پاکستان کی مختلف جیلوں میں بند ذہنی مریض ہندوستانی قیدیوں کی ذہنی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ان کا دورہ پاکستان آسان بنائے، اور مشترکہ جوڈیشل کمیٹی کا جلد دورہ پاکستان کا اہتمام کرے۔ اور ہندوستانی ماہی گیری کشتیوں کی رہائی اور وطن واپسی کے سلسلے میں 4 رکنی ٹیم کا جلد دورہ کراچی کا اہتمام کرے۔

ہندوستان ترجیحی طور پر تمام انسانی معاملات جن میں ایک دوسرے کے ملک میں قیدیوں اور ماہی گیروں سے متعلق ہیں کے حل کے لئے پرعزم ہے۔ اس تناظر میں بھارت نے پاکستان سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان ماہی گیروں سمیت 88 پاکستانی قیدیوں کی قومیت کی حیثیت کی تصدیق کے

لئے ضروری کارروائی میں تیزی لائے، جن کی وطن واپسی پاکستان کے ذریعہ شہریت کی تصدیق کے لئے زیر التوا ہے۔

نئی دہلی

01 جولائی ، 2020

DISCLAIMER : This is an approximate translation. The original is available in English on MEA's website and may be referred to as the official press release.